محبوبِ سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی مشہور و معروف تصنیف

غُنیۃ الطالبین

کا

سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ مع حواشی!

مُترجّم

امان اللہ خاں ارمان سرحدی

ناشرین

شیخ غلام علی اینڈ سنز ـــــ پبلشرز

لاہور ـــــ حیدرآباد ـــــ کراچی

اسلام کے فرقے ۔ ناجی ۔ خارجی ۔ شیعہ اور رافضی

مرجیہ ۔ معتزلہ ۔ قدریہ اور دوسرے فرقے

تہتر فرقے

فرقہ بندیاں

یہ تہتر فرقے دراصل دس گروہ پر مشتمل ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے ۔ اہل سنت ۔ خارجی ۔ شیعہ ۔ معتزلہ ۔ مرجیہ ۔ مشبہہ، جہمیہ ۔ ضراریہ ۔ نجاریہ اور کلابیہ ۔ یہ دس بڑے گروہ ہیں ۔ جن کے مزید فرقوں کی تفصیل یہ ہے ۔

اہلسنت	یہ ایک ہی گروہ ہے ۔
خارجی	۱۵ فرقے
معتزلہ	۶ فرقے
مرجیہ	۱۲ فرقے
شیعہ	۳۲ فرقے
جہمیہ	۱ فرقہ
نجاریہ	۱ فرقہ
ضراریہ	۱ فرقہ
کلابیہ	۱ فرقہ
مشبہہ	۳ فرقے
کل	۷۳ فرقے

ناجی

ناجی فرقہ

یہ سب فرقے تہتر ہوئے، جیسا کہ آنحضرت صلعم نے ان کے متعلق بتایا ہے ۔ ان میں صرف ایک ہی فرقہ نجات پانے والا ہے ۔ اور وہ اہل سنت و جماعت کا فرقہ ہے[1] ۔ ان کا مذہب اور اعتقاد بیان کیا جا چکا ہے ۔ قدریہ اور معتزلہ فرقے

---

[1] اہل سنت والجماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلعم کی سنت کے پیرو ہوں اور جن امور میں قرآن اور احادیث خاموش ہیں ۔ ان کے بارے میں خلفائے راشدین کے متفقہ فیصلوں کے مطابق عمل کرتے ہیں ۔ حضرت غوث پاک نے اہل سنت والجماعت کی یہی تعریف اس کتاب میں بیان کی ہے ۔ کیونکہ نجات کا دارومدار اعمال پر ہے نہ کہ کسی خاص فرقے کے نام کا لیبل چسپاں کر لینے پر ایسے ہی لوگ ناجی گروہ میں شامل سمجھے جائیں گے ۔

مخلوق ہیں۔ خدا یگانہ و بے مثل ہے۔ ان باتوں کو دل سے تصدیق کرنا، زبان سے اقرار کرنا ایمان ہے۔ زرقان نے ایک حکایت میں بیان کیا ہے کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے، یہ اقرار ہی اس بات کی تصدیق ہے۔

شبیبیہ: شبیبیہ فرقہ محمد بن شبیب کا پیرو ہے۔ یہ لوگ زبان سے خدا کے وجود کا اقرار کرنے اور اسے اپنی صفات اور ذات میں یگانہ جاننے کو ایمان کہتے ہیں۔ خدا کو جسم سے مشابہت نہیں دیتے۔ محمد بن شبیب کا یہ عقیدہ تھا کہ شیطان میں ایمان ضرور تھا، مگر اس نے غرور کیا، اپنے آپ کو بزرگ اور برتر خیال کیا، چنانچہ کافر ہو گیا۔

حنفیہ: ایک فرقے کا نام حنفیہ ہے۔ یہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت سے منسوب ہے۔ ان کا عقیدہ ہے "کہ ایمان یہ ہے" کہ خدا اور اس کے رسول مقبول کو پہچانیں۔ زبان سے بھی اس کا اقرار کیا جائے اور جتنی چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں، ان سب پر ایمان لایا جائے۔ جیسا کہ برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں بیان کیا ہے[1]

معاذیہ: معاذیہ فرقہ معاذ وصی سے منسوب ہے۔ معاذ کا کہنا تھا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری چھوڑ دیتا ہے وہ فسق کرتا ہے مگر اسے فاسق نہ کہا جائے، فاسق نہ خدا کا دشمن ہے نہ دوست۔

مریسیہ: مریسیہ فرقہ مریسی سے منسوب ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ تصدیق کا نام ایمان ہے اور تصدیق دل سے ہوتی ہے۔ اور اس کا اقرار زبان سے کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سورج کو سجدہ کرنا کفر نہیں، مگر کفر کی علامت ضرور ہے۔

کرامیہ: کرامیہ فرقہ ابی عبداللہ بن کرام سے منسوب ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ دل سے ماننا ضروری نہیں" صرف زبان سے ہی کلمہ شہادت کہہ دینا ایمان ہے۔ جو لوگ منافق ہیں وہ مسلمان ہی ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ آدمیوں میں پہلے ہی سے" یہ طاقت موجود ہے کہ وہ افعال کو صادر کریں۔ یہ بات اہلسنت کے قول کے خلاف ہے۔ کیوں کہ اہل سنت کا کہنا ہے "کہ استطاعت یعنی طاقت فعل کے نزدیک ہے" اور یہ کہنا جائز ہے "کہ بندوں کو فعل کرنے سے قبل فعل کی طاقت ہے۔ ابوالحسن صالحی، ابن راوندی، محمد بن شبیب، حسین بن محمد نجار نے ان لوگوں کے عقائد کی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان میں سے اکثر خراسان کے ارد گرد اور مشرقی شہروں میں رہتے

---

[1] اکثر غیر مقلدین کو اس پر اعتراض ہے" کہ اس کتاب میں حنفیہ کو مرجیہ کہا گیا ہے۔ اس کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ "مرجیہ حنفیہ" صرف فروع میں حضرت امام اعظم کے مقلد ہیں۔ اصول میں مقلد نہیں، اس لیے ان کی تقلید معتبر ہو ہی نہیں سکتی۔ نہ انہیں حنفیہ کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جب "حنفیہ مرجیہ" اصول میں حنفیہ اہل سنت سے موافقت نہیں رکھتے تو وہ حنفی کہلانے کے حقدار ہی نہیں۔ اس لحاظ سے وہ الگ فرقہ بن جاتے ہیں۔ مولانا محمد داؤد فاروقی اپنی کتاب "سیرت امام اعظم" میں لکھتے ہیں کہ "مولانا عبدالحی نے اپنے رسالہ "الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل" میں اس کا مدلل جواب دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں" کہ اہل سنت (شافعی، مالکی، حنبلی) اور مرجیہ ضالہ کے درمیان تباین کلی کی نسبت ہے اور حنفیہ (جو اصول و فروع میں امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد ہیں) اور اہل سنت کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ پس ہر حنفی اہل سنت ہو گا۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ہر اہل سنت حنفی ہو۔

اب رہے وہ حنفیہ جو امام اعظم ابو حنیفہ کے صرف فروع میں مقلد ہیں۔ ان کے اور اہل سنت کے درمیان عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ لہٰذا افتراق یہ ہے کہ حنفی ہو مگر اہل سنت نہ ہو، جیسے "مرجیہ حنفیہ" اور "معتزلہ حنفیہ" اور دوسرے یہ کہ اہل سنت ہو، مگر حنفی نہ ہو جیسے شافعی، مالکی، حنبلی اور اجتماع یہ ہے کہ فروع اور عقیدہ میں امام صاحب کے موافق ہو۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

سے بھر دیتا ہے اور جو شخص انھیں خدا کا دشمن جان کر ملامت کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے امن اور ایمان سے رکھ
اور جو ایسے لوگوں کو ذلیل کرے، اسے بہشت کے سو درجے ملیں گے۔

اس کے برعکس جو شخص بدعتی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملے جو اس کی خوشی کا باعث ہو اس شخص نے اس چیز کی حقارت کی
آنحضرتؐ پر نازل ہوئی۔

حضرت ابی مغیرہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بدعتیوں کے (نیک) اعمال قبول نہیں
کرتا جب تک وہ بدعت سے باز نہ آئیں۔ فضیل بن عیاض روایت کرتے ہیں کہ اہلِ بدعت کے ساتھ دوستی رکھنے والے کے
نیک اعمال ضائع کر دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لیتا ہے۔ اور جو شخص اہلِ بدعت سے
رکھتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے، خواہ اس کے نیک اعمال تھوڑے ہی ہوں۔

جب تو کسی بدعتی کو جاتا دیکھے "تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جا۔ فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ
یہ کہتے سنا، کہ جو شخص بدعتی کے جنازے کے ساتھ جائے، جب تک واپس نہ آجائے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر نازل ہوتا رہتا
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بدعتی پر لعنت کی ہے۔ فرمایا، جو شخص دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے یا بدعتی کو اپنے ہاں پناہ دے اس پر
اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ اس کے صرف اور عدل کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ صرف
سے فرض مراد ہے۔ اور عدل سے نفل۔ ابوایوب سختیانی روایت کرتے ہیں "کہ جب کوئی شخص کسی کو سنتِ نبوی کے بارے میں
دے اور وہ جواب میں کہے کہ اس سنت کو اپنے پاس رکھو اور مجھے صرف یہ بتاؤ کہ قرآن میں اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو ایسا شخص
گمراہ ہے۔

اہلِ بدعت کی پہچان: اہلِ بدعت کی بعض نشانیاں ہیں، جن سے وہ جانے جا سکتے ہیں۔ وہ حدیث کی تحقیر کرتے ہیں اور ان
کی پہچان یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو جھوٹا کہتا ہے۔ فرقہ قدریہ اہلحدیث کو مجبرہ کہتے ہیں۔ جہمیہ اہلحدیث کو
مشبہہ کہتے ہیں۔ رافضی اہلحدیث کو ناصبی کہتے ہیں۔ یہ سب ایسی باتیں اس لیے کہتے ہیں "کہ انھیں اہل سنت کے ساتھ
اور تعصب ہے۔ اہلِ سنت کا صرف ایک ہی نام ہے۔ یعنی اہلحدیث۔ اس کے سوا اور کوئی نام نہیں۔ اور بدعتی اپنا نام
(اہل سنت) رکھتے ہیں وہ ان کے نام سے لگاؤ نہیں کھاتا، جیسے کفار مکہ نے آنحضرت صلعم کے نام ساحر، شاعر، دیوانہ اور
اور کاہن رکھے تھے، حالانکہ ان ناموں کو آنحضرتؐ کے نام اور آپ کی صفات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان
جنوں، انسانوں اور اللہ کی تمام مخلوقات کے نزدیک رسولِ خدا کا نام رسول اللہ اور نبی ہے۔ اور آپ سب عیوب سے
پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا۔ — دیکھو تمھاری شان میں یہ لوگ کیا کیا تمثیلیں سناتے ہیں
لوگ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ گمراہ ہو گئے اور کبھی سیدھا

۱؎ فرقہ زنادقہ۔

۲؎ اہلِ بدعت کی پہچان کے بارے میں اور جن جن فرقوں کے نام آئے ہیں ان کا مفصل ذکر اگلے باب میں دیکھئے۔

داور جب تک غیب سے یہ گواہی نہ دی جائے کہ مہدی آخرالزماں یہی ہیں۔)

یہود نمازِ مغرب کو اس قدر دیر سے پڑھتے ہیں کہ ستارے روشن ہو جاتے ہیں۔ رافضی بھی اسی طرح نمازِ مغرب پڑھا کرتے ہیں۔ یہودی اپنی نماز قبلہ سے ترچھے ہو کر پڑھتے ہیں۔ رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودی نماز کے دوران اِدھر اُدھر حرکت کرتے ہیں۔ رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہود نماز کے دوران اپنے کپڑے لٹکا دیتے ہیں۔ رافضی بھی یہی کرتے ہیں۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر مسلمان کا خون حلال ہے۔ رافضی بھی ہر مسلمان کے خون کو حلال جانتے ہیں۔ عورت کا شوہر مر جائے تو یہودی اس کی عدت کا انتظار نہیں کرتے۔ رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودیوں کے نزدیک تین طلاقیں دینے میں کچھ حرج نہیں۔ رافضیوں کے نزدیک بھی ایسا ہی ہے۔ یہودیوں نے توراۃ میں ردّ و بدل کیا۔ رافضیوں نے بھی قرآن مجید کے ساتھ ایسا کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ قرآن کی موجودہ ترتیب درست نہیں۔ ترتیب دینے سے قبل اسے الٹ پلٹ کر دیا گیا تھا۔ جس ترتیب سے نازل ہوا، وہ ترتیب باقی نہیں رکھی گئی۔ اور جس طرح اسے پڑھا جاتا ہے اس طرح پڑھنا آنحضرت صلعم سے ثابت نہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں کمی بیشی کر دی گئی ہے۔ کچھ گھٹا دیا اور کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔

یہودی حضرت جبرئیل ؑ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں کہ فرشتوں میں وہی ہمارا دشمن ہے، اسی طرح رافضیوں کا ایک گروہ بھی کہتا ہے" کہ جبرئیل نے آنحضرت صلعم پر وحی نازل کی" جس میں وہ غلطی کر گئے۔ دراصل وحی" حضرت علی ؑ کو پہنچانا تھی۔ مگر غلطی سے محمد صلعم کو پہنچا دی۔

یہ لوگ جھوٹے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں خدا انھیں ہلاک کرے۔

فرقۂ مرجیہ

مرجیہ کے بارہ فرقے ہیں: جہمیہ۔ صالحیہ۔ شمریہ۔ یونسیہ۔ یونانیہ۔ نجاریہ۔ غیلانیہ۔ شبیبیہ۔ حنفیہ[۲]، معاذیہ۔ مریسیہ اور کرامیہ۔

مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے، خواہ وہ ساری عمر گناہ کرتا رہے دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا۔ یہ کہتے ہیں کہ ایمان ایک قول ہے جس میں عمل اور شریعت داخل نہیں۔ وہ قول صرف کلمۂ توحید کہنا ہے۔ ایمان صرف اسی قدر ہے۔ آدمیوں کے ایمان میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ انسانوں، فرشتوں اور پیغمبروں کا ایمان ایک ہی ہے۔ ان میں کوئی فرق نہیں، نہ ان میں کمی بیشی پائی جاتی ہے۔ ایمان میں کوئی استثناء بھی نہیں۔ کوئی شخص صرف اپنا

---

[۱] بنی امیہ کے زمانہ میں عقیدہ مرجیہ نے خوب پرورش پائی۔ اس کی روح یہ ہے کہ ایک شخص کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو ایمان کے درجہ اعلیٰ پر فائز ہو سکتا ہے۔ عقیدہ کی سرکاری طور پر بہت افزائی کی گئی۔ اور اسے بعض ممتاز اور نامور علماء کے ذریعے دنیائے اسلام میں اچھی طرح نشر کیا گیا۔ اس لیے کہ بعض فاسق و فاجر حکمرانوں کے افعال شنیعہ کے وزن کو کم کیا جائے۔

[۲] اس فرقہ کو مرجیہ میں شمار کرنے کے متعلق اکثر علماء نے جو اعتراض کیا ہے۔ اس کی تفصیل اسی باب کے آئندہ حاشیہ میں دیکھیں۔

مخلوق ہیں، خدا یگانہ و بے مثل ہے۔ ان باتوں کو دل سے تصدیق کرنا، زبان سے اقرار کرنا ایمان ہے۔ زرقان نے ایک حکایت میں بیان کیا ہے کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے، یہ اقرار ہی اس بات کی تصدیق ہے۔

شبیبیہ:- شبیبیہ فرقہ محمد بن شبیب کا پیرو ہے۔ یہ لوگ زبان سے خدا کے وجود کا اقرار کرنے اور اسے اپنی صفات اور ذات میں یگانہ جاننے کو ایمان کہتے ہیں۔ خدا کو جسم سے مشابہت نہیں دیتے۔ محمد بن شبیب کا یہ عقیدہ تھا کہ شیطان میں ایمان ضرور تھا مگر اس نے غرور کیا، اپنے آپ کو بزرگ اور برتر خیال کیا چنانچہ کافر ہو گیا۔

حنفیہ:- ایک فرقے کا نام حنفیہ ہے۔ یہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت سے منسوب ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ایمان یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول مقبول کو پہچانیں۔ زبان سے بھی اس کا اقرار کیا جائے اور جتنی چیزیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان لایا جائے۔ جیسا کہ برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں بیان کیا ہے[1]

معاذیہ:- معاذیہ فرقہ معاذ دصی سے منسوب ہے۔ معاذ کا کہنا تھا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری چھوڑ دیتا ہے وہ فسق کرتا ہے مگر اسے فاسق نہ کہا جائے، فاسق نہ خدا کا دشمن ہے نہ دوست۔

مریسیہ:- مریسیہ فرقہ مریسی سے منسوب ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ تصدیق کا نام ایمان ہے اور تصدیق دل سے ہوتی ہے۔ اور اس کا اقرار زبان سے کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سورج کو سجدہ کرنا کفر نہیں، مگر کفر کی علامت ضرور ہے۔

کرامیہ:- کرامیہ فرقہ ابی عبداللہ بن کرام سے منسوب ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ دل سے ماننا ضروری نہیں، صرف زبان سے ہی کلمۂ شہادت کہہ دینا ایمان ہے۔ جو لوگ منافق ہیں وہ مسلمان ہی ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ آدمیوں میں پہلے ہی سے یہ طاقت موجود ہے کہ وہ افعال کو صادر کریں۔ یہ بات اہلسنت کے قول کے خلاف ہے۔ کیوں کہ اہل سنت کا کہنا ہے کہ استطاعت یعنی طاقت فعل کے نزدیک ہے اور یہ کہنا جائز ہے کہ بندوں کو فعل کرنے سے قبل فعل کی طاقت ہے۔ ابوالحسن صالحی، ابن راوندی، محمد بن شبیب، حسین بن محمد نجار نے ان لوگوں کے عقائد کی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان میں سے اکثر خراسان کے ارد گرد اور مشرقی شہروں میں رہتے

---

[1] اکثر غیر مقلدین کو اس پر اعتراض ہے کہ اس کتاب میں حنفیہ کو مرجیہ کہا گیا ہے۔ اس کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ "مرجیہ حنفیہ" صرف فروع میں حضرت امام اعظم کے مقلد ہیں۔ اصول میں مقلد نہیں، اس لیے ان کی تقلید معتبر ہو ہی نہیں سکتی۔ نہ انھیں حنفیہ کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جب "حنفیہ مرجیہ" اصول میں حنفیہ اہل سنت سے موافقت نہیں رکھتے تو وہ حنفی کہلانے کے حقدار ہی نہیں۔ اس لحاظ سے وہ الگ فرقہ بن جاتے ہیں۔ مولانا محمد داؤد فاروقی اپنی کتاب "سیرت امام اعظم" میں لکھتے ہیں کہ "مولانا عبدالحی نے اپنے رسالہ "الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل" میں اس کا مدلل جواب دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں" کہ اہل سنت (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) اور مرجیہ ضالہ کے درمیان تباین کلی کی نسبت ہے اور حنفیہ (جو اصول و فروع میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں) اور اہل سنت کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ پس ہر حنفی اہل سنت ہو گا۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ہر اہل سنت حنفی ہو۔

اب رہے وہ حنفیہ جو امام اعظمؒ ابوحنیفہؒ کے صرف فروع میں مقلد ہیں۔ ان کے اور اہل سنت کے درمیان عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ لیں افتراق یہ ہے کہ حنفی ہو مگر اہل سنت نہ ہو جیسے "مرجیہ حنفیہ" اور "معتزلہ حنفیہ" اور دوسرے یہ کہ اہل سنت ہو مگر حنفی نہ ہو جیسے شافعی، مالکی، حنبلی اور اجتماع یہ ہے کہ فروع اور عقیدہ میں امام صاحبؒ کے موافق ہو۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)